مندرجہ ذیل خطبہ "سکول سے باہر کی ترتیبات" کو رجسٹر کرنے کی آڑ میں مساجد و مدارس کو رجسٹر کرنے اور ان کی نگرانی کرنے کی حکومتی تجویز پر معلومات فراہم کرتا ہے۔

برادرانِ اسلام!

اسلامی تاریخ کے دوران مسلمانوں نے دنیا کے کونے کونے تک سفر کیا جو کہ شاید معاشی مقاصد، یا شاید تحفظ یا پھر شاید رہنے کے لیے ایک نئے گھر کی تلاش کے لیے تھا۔

لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ جہاں کہیں بھی آباد ہوئے انہوں نے وہاں اپنے اور اسلامی برادری لے لیے بہت محنت سے مساجد تعمیر کیں کہ جہاں نماز پڑھائی جاسکے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنائی جاسکیں اور اسلامی تعلیمات کا درس دیا جاسکے۔

مسجد دیگر تمام جگہوں کے مقابلے میں بابرکت اور بہترین جگہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
وہ ایسے گھروں میں (جاکر) عبادت کرتے ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ انکا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے ان (مسجدوں) میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ کی پاکی (نمازوں میں) بیان کرتے ہیں۔ جن کو اللہ کی یاد سے اور بالخصوص نماز پڑھنے سے اور زکواۃ دینے سے نہ خرید غفلت میں ڈالنے پاتی ہے اور نہ فروخت۔ وہ اُس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل اُلٹنے اور دیدے پتھرا جانے کی نوبت آجائے گی۔ [سورۃ النور 37-36]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ کے نزدیک سب سے محبوب جگہ مسجد ہے اور سب سے ناپسندیدہ جگہ بازار ہے۔ [صحیح مسلم]

یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو کوئی اللہ کے لیے مسجد تعمیر کرتا ہے، چھوٹی یا بڑی، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کرے گا۔" [سنن الترمذی]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: مؤمن کو اس کی موت کے بعد اس کے جس عمل اور نیکیوں کا اجر ملتا رہے گا (وہ یہ ہیں) "علم جو اس نے سکھایا اور پھیلایا، یا نیک اولاد جسے اس نے اپنے پیچھے چھوڑا، یا قرآن مجید جو اس نے ورثے میں چھوڑا، یا مسجد کی تعمیر کی، یا مسافر خانہ بنایا، یا نہر جاری کی، یا اس نے اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں کوئی صدقہ کیا اس کا اجر اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہے گا" [ابن ماجہ وحسنہ الالبانی]

امام الشوکانی نے نیل الاوطار [2\213] میں اس حدیث کے حوالے سے کہا "اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ برکتیں مسجد کی اصلاً تعمیر پر ہیں۔ یہ کافی نہیں کہ بعیر کوئی عمارتی ڈھانچہ تعمیر کیے، مسجد کے لیے زمین وقف کر دی جائے یا کسی بھی طرح سے زمین کی حدبندی کر دینا کر دی جائے۔"

تاریخی طور پر مساجد ایسی تعلیم گاہیں تھیں کہ جہاں مسلمان زندگی گزارنے کے لیے تمام علوم کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

اسلام میں مساجد نے تعلیم کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ تاریخِ اسلام میں مسجد کی ایک اہم خصوصیت اس کا تعلیم سے تعلق رہی ہے۔

آغاز سے ہی مسجد مسلم برادری کے لیے ایک ایسا مرکز تھی کہ جہاں نماز ادا کی جاتی تھی، دینی و روحانی تعلیم حاصل کی جاتی تھی، سیاسی مباحثے ہوتے تھے اور مسجد اسلامی برادری کے لیے ایک سکول ہوتی تھی۔

ہر اُس جگہ جہاں اسلام کا نفاذ ہوا وہاں مساجد قائم کی گئیں اور بنیادی اسلامی تعلیمات کا آغاز ہوا۔ قیام کے بعد یہ مساجد ایسی عظیم درسگاہیں بنیں جہاں اکثر سینکڑوں اور کبھی ہزاروں کی تعداد میں طلباء علم حاصل کرتے تھے اور بہت سی مساجد میں اہم لائبریریاں ہوتی تھیں۔ مدینہ المنورہ، قاہرہ (الازہر) اور دمشق کی مساجد اس کی اہم مثالیں ہیں۔

ان مساجد سے منسلک مدارس اپنے دور کے عالمی سطح کے تعلیمی مراکز تھے۔ عالمی شہرت یافتہ الازہر یونیورسٹی دُنیا کی قدیم ترین یونیورسٹی ہے۔ اسے 358 ہجری (969 عیسوی) میں تعمیر کیا گیا اور اب وہاں ایک لاکھ سے زائد طلبأ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

تاریخِ اسلام میں مساجد نے ایک اہم سماجی کردار ادا کیا ہے۔

تاہم مسلمانانِ برطانیہ کو زبردست چیلنجز کا سامنہ ہے جس میں سے ایک اسلام کی اصلاح کرنے کے ایجنڈے کا ہے۔

اگرچہ اللہ عزہ وجل نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمادیا ہے:
آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

برطانیہ میں ایسے بہت ہیں کہ جو مساجد کے اس کردار کے بارے جارحانہ انداز میں کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے اور مسلمانوں کے ساتھ بیٹھنے اور بحث کرنے کی بجائے اُنہوں نے یہ کہنے کا فیصلہ کیا ہے کہ تم مساجد میں جو بیان کرتے ہو ہم اُسے کنٹرول کرنا چاہتے ہیں جیسے کہ وہ بیان انتہاپسندانہ ہے۔

اُنہوں نے پیرس میں ہونے والے حرام افعال اور دوسرے مظالم پر مسلمانوں کو موردِ الزام ٹھہرانے کی کوشش کی ہے گرچہ جو اسلام کو سمجھتے ہیں اُنہوں نے یہ واضع کر دیا ہے کہ اسلام میں یہ ہولناک افعال جائز نہیں۔

مگر وہ الزام تراشی جاری رکھے ہوئے ہیں اور اب پورے ملک کی مساجد کی باری ہے۔

بدھ وار، 7 اکتوبر 2015 کو ڈیوڈ کیمرون نے کنزرویٹو پارٹی کانفرنس میں ایک اہم تقریر کی۔

مانچسٹر میں خطاب کرتے ہوئے ڈیوڈ کیمرون نے نمائندوں کو بتایا: "کیا آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں کچھ بچے روزانہ کئی گھنٹے مدرسے میں گزارتے ہیں؟"

"میں یہ واضع کر دوں: بچوں کے اپنے عقیدے کے بارے میں علم حاصل کرنے میں کچھ غلط نہیں، چاہے وہ مدرسے میں ہو، اتوار سکولوں (یعنی عیسائی درسگاہوں) میں ہو یا یہودی درسگاہوں میں۔"

"کچھ مدارس میں بچوں کو پڑھایا جا رہا ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے لوگوں سے میل جول نہ رکھیں؛ اُنہیں مارا پیٹا جا رہا ہے؛ اور وُہ یہودی افراد کے متعلق سازشی نظریات پڑھ رہے ہیں۔"

"ان بچوں کے ذہن کھلنے چاہئیں اور اِن کی سوچ وسیع کی جانی چاہیے، نہ کہ اُن کے دماغ زہر سے بھرے جائیں اور دل نفرت سے بھرے جائیں۔"

"لہٰذا میں آج یہ اعلان کر سکتا ہوں: اگر ایک ادارہ بچوں کو (ایک حد سے زیادہ وقت تک) تعلیم (intensive teaching) دے رہا ہے تو چاہے اسکا کوئی بھی مذہب ہو، ہم کسی بھی دوسرے سکول کی طرح اُسے رجسٹر کریں گے تاکہ اُسکا معائنہ کیا جا سکے۔"

"اور مغالتے میں نہ رہیں: اگر آپ نارواداری (intolerance) کی تعلیم دے رہے ہیں تو ہم آپکو بند (shut down) کر دیں گے۔"

برادرانِ اسلام!

کوئی غلطی نہ کریں۔

یہ ایجنڈا صرف اور صرف مساجد اور مدارس کے مطعلق ہے۔

مدارس کا معاملہ حالیہ کچھ مہینوں سے ہی نہیں بلکہ گزشتہ دہائی سے اِس ایجنڈے پر نمایاں رہا ہے۔ جولائی 2015 میں برمنگھم میں کیمرون نے انتہاپسندی کے موضوع پر ایک تقریر کی، اور تعلیمی نظام کے انضمام کو بہتر بنانے کی ضرورت پر اور مذہبی اثر ختم کرنے پر زور دیا۔ یہ وہ تقریر ہے جس میں اُس نے انتہا پسندی کو ختم کرنے کے ارادے کا اشارہ دیا، جو کہ اُس کے خیال میں مدارس میں ہوتی ہے۔

اب ایک مکمل نئی پالیسی پر مشاورت ہو رہی ہے جس کی رُو سے مساجد کو 'اسلامی اقدار' کی قیمت پر 'برطانوی اقدار' پر عمل کرنے کی ضرورت ہو گی۔

ڈاوننگ سٹریٹ نے کہا ہے کہ معائنہ کرانے کے یہ نئے قوانین اُن مذہبی اداروں پر لاگو ہوں گے جو انگلینڈ میں آٹھ یا اس سے زائد گھنٹے بچوں کو دینی تعلیم دیتے ہیں۔ اس میں عیسائی اتوار سکولوں اور یہودی درسگاہوں کی قلیل تعداد شامل ہو گی لیکن بہت ممکن ہے کہ انگلینڈ کے 2،000 کے قریب مسلم مدارس ان قوانین کی زد میں آجائیں۔

حکومت اسلام کی تجدید کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ایسا 'برطانوی اسلام' لانے کی کوشش کر رہی ہے جو کہ ایک مکمل ضابطہِ حیات کی بجائے سیکولر انداز میں زندگی گزارنے کا طریقہ بتائے۔

ہم تصور کر سکتے ہیں کہ وہ کیسا اسلام پڑھایا جانا چاہتے ہیں، وہ جو تمام مذاہب کو بنیادی طور پر ایک سا دیکھتا ہو، جو ہم جنس پرستی کو ایک جائز طریقہِ زندگی مانتا ہو، جس میں مرد و عورت گھل مل کر بیٹھیں، یا کہ جس میں اسلام پر عمل پیرا ہونا محض ایک ذاتی پسند کا معاملہ ہو۔ اور یہ سب اس کے علاوہ ہے کہ یہ پڑھایا جائے کہ اسلام کا کوئی سیاسی نظام نہیں اور نہ ہی مسلمان ایک عالمی امت کا حصہ ہیں، یا کہ بالآخر وفاداری برطانیہ سے اور بادشاہت سے ہے۔ حکومت کو اُس اسلام سے مسئلہ ہے کہ جس کا اپنا ایک منفرد اقدار کا نظام ہے جس میں ایسے سیاسی نقطہِ نظر اور اقدار شامل ہیں جن سے یہ حکومت اتفاق نہیں کرتی۔ اِن کے لیے مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان اسلام سے رہنمائی حاصل کریں گے نہ کہ اُس سے جو ڈیوڈ کیمرون اور تھریسا مے پڑھانا چاہتے ہیں۔

مساجد، اسلامی کمیونٹی سنٹرز اور اسلامی تربیتی اداروں کی نگرانی کی جائے گی اور انہیں ایسے اسلامی عقائد پڑھانے پر مجبور کیا جائے گا جو برطانوی سیکولر لبرل معیار کے لیے قابلِ قبول ہوں، یہاں تک ایک نئی مسلم نسل اس سیکولر قسم کے اسلام کو اپنا لے جو اسلام کے واضع اور جامع نظامِ حیات کو نظر انداز کرتا ہو۔

برادرانِ اسلام!

ہمیں برطانیہ میں مسلم کمیونٹی کے تحفظ کی خاطر حکومت کے ان امتیازی ڈیزائنوں کے بارے میں جاننے اور انسدادِ انتہاپسندی کے نام پر لائی جانے والی ان پالیسیوں کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ مدارس کا نظام ترتیب دیں تاکہ وہ برطانیہ کے نوجوانانِ اسلام کو درپیش دورِ حاضر کے چیلنجز سے نبرد آزما ہو سکیں جو کہ ان کے دین کو جارحانہ کوششوں سے سیکولر کرنے اور تبدیل کرنے کے باعث درپیش ہیں۔

اِن داستانوں کا وقت گزر گیا کہ ہمارے والدین نے کیسے ان مساجد کی تعمیر کی بلکہ ہمیں کچھ سنگین چیلنجز کا سامنا ہے جن سے فوراً نپٹنا ضروری ہے کیونکہ ان سے ہمارے بچوں اور اگلی نسلوں کے ایمان کو خطرہ ہے جو کہ ہزاروں کی تعداد میں مدارس جاتے ہیں۔

اس ملک میں بسنے والے مسلمانوں کے لیے ہمیں مساجد کو آزاد رکھنا ہو گا۔

ایک بھی جائز ثبوت ایسا نہیں جو ظاہر کرے کہ مساجد مظالم ڈھانے والے افراد پیدا کیے ہیں۔ اور نہ ہی ایسا کوئی ثبوت ہے کہ مساجد ایسے افراد بناتی ہیں جو وسیع معاشرے میں نہیں رہ سکتے۔

بلکہ اصل ایجنڈا مسلمانوں کی عبادتگاہوں میں مداخلت کرنا ہے تاکہ اسلامی نصاب کو تبدیل کیا جا سکے اور اسے ایک مادی نظام میں فٹ کیا جا سکے جو کہ لبرل اقدار سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے نہ کہ اسلام سے۔

جہاں تک تشخص، شادی بیاہ، باہمی تعلقات اور سیاست کی بات ہے ان کے مطلق اسلام کی اپنی مضبوط اقدار ہیں جو نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ تمام افراد کے لیے ہیں۔

برادرانِ اسلام!

ربیع الاول کا یہ بابرکت مہینہ ہمیں ان اسلامی اقدار کو لانے والی اُس عظیم ہستی رسول اللہ ﷺ کی یاد دلاتا ہے

اے نبی ﷺ ہم نے بے شک آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے) بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے) ڈرانے والے ہیں۔ اور (سب کو) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔ [سورۃ الاحزاب 45-46]

برادرانِ اسلام!

ہم اپنی معزز جماعت سے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے کی گزارش کرتے ہیں:

ا۔ مساجد رجسٹر کرنے کی حکومتی منصوبہ بندی کے بارے میں شعور اُجاگر کریں
2۔ اس ویب سائٹ پر موجود مشترکہ بیانیے پر دستخط کریں

www.keepmosquesindependent.org

3۔ اوپر دی گئی ویب سائٹ پر موجود تحریری جواب حکومتی مشاورت ختم ہونے سے پہلے حکومت کو ارسال کریں یہ مشاورت 11 جنوری 2016 کو ختم ہو گی۔

آپ سے مزید گزارش ہے کہ:

اس پالیسی پر تمام سوسائٹی میں بات کریں۔

تمال لوگوں کو بشمول غیر مسلم پڑوسیوں اور ساتھیوں کو ہم سے اسلامی اقدار پر بات کرنے کی دعوت دیں۔

اپنی مساجد اور مدارس کو عوام کے لیے کھولیں تاکہ تمام سوسائٹی کو اسلام اور ہمارے اداروں کا بہتر احساس ہو سکے۔

ہم بات کرنے اور مباحثہ کرنے کا خیر مقدم کرتے ہیں تاہم ایسا نظر آتا ہے کہ جو بحث کو ختم کرنا چاہتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بات کر کے اسلامی اقدار کو شکست نہیں دے سکتے۔ تو وہ اب زبردستی مساجد کو اپنے مادی نظام کے مطابق کرنا چاہتے ہیں۔

ہمیں مساجد کی اسلام اور اِس کی اقدار کی تعلیم دینے کی روایت کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس میں اللہ اور اس کے رسول کی ہدایات کے سوا کسی کی بھی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔

واضع رہے کہ ہم اپنی مساجد کو آزاد رکھیں گے اور یہ ہم باآوازِ بلند اور واضع طور پر کہتے رہیں گے۔

یقیناً یہ آج کے دور میں بطور مسلمانانِ برطانیہ ہماری ایک بڑی ذمہ داری ہے۔

آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اور اچھی کی ذریعے سے بلایئے اور (اگر بحث آن پڑے تو) ان سے اچھے طریقے سے بحث کیجئے (کہ اس میں شدت اور خشونت نہ ہو) آپ کا رب خوب جانتا ہے اس شخص کو بھی جو اس رستے سے گم ہوا اور وہی راہ پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ [سورۃ النحل:125]